بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حق نمائی

اردو ترجمہ و شرح

نور الہدیٰ

تصنیف لطیف

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو قدس اللہ سرہ العزیز

مترجم

حضرت فقیر نور محمد سروری قادری کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ!

طبع سوم

دو ہزار

قیمت-/200 روپے

شناخت پریس، لاہور

باب دہم (۱۰)

شرحِ فقر و صفتِ فقیر و مُرشدِ کامل

فقر کِسے کہتے ہیں اور فقر کی کیا صُورت ہوتی ہے۔ اور فقیر سے کیا چیز حاصل ہوتی ہے۔ اور فقیر کن اعمال اور احوال سے پہچانا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ابتدا میں مشقِ وجودیہ اور تصوّر اِسمِ اللہ ذات کے ذریعے طالب کے سر سے قدم تک تمام وجُود ایسا پاک اور صاف ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور مشقِ وجُودیہ کی پاکی اور برکت سے مجلس حضرت محمد رسُول اللہ صلعم میں ایک نوری طفلِ معصُوم کی شکل میں حاضر ہو جاتا ہے حضرت محمد رسُول اللہ صلعم کمالِ لُطف، شفقت اور رحمت سے اِس نوری بچے کو اپنے اہلبیت پاک میں جنابِ اُمّہات المومنین حضُور حضرت فاطمۃ الزہرا رض و حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رض و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن کے سامنے لے جاتے ہیں وہاں ہر ایک اُمّ المومنین اسے اپنا فرزند کہتی ہیں اور اپنا نوری دُودھ پلاتی ہیں۔ اور وُہ شیر خوارِ اہلِ بیت خاص ہو جاتا ہے اور اس کا نام فرزندِ حضوری اور خطاب فرزندِ نوری ہو جاتا ہے۔ باطن میں ہمیشہ اسی نوری حضوری لطیف جُثّے کے ساتھ مجلسِ نبوی میں حاضر رہتا ہے اور باطنی تعلیم و تربیت پاتا ہے اگرچہ ظاہری جُثّے کے ساتھ عام لوگوں میں رہتا سہتا اور بُود و باش رکھتا ہے۔ یہ ہے مرتبۂ فقر خاص الخاص۔ فقیرِ کامل سے روزِ اوّل طالب اِن مراتب کو حاصل کر لیتا ہے۔ جس شخص کو باطن میں حضرت محمد رسُول اللہ صلعم فقیر کا خطاب دے دیتے ہیں تو چاہے اس کا نام فقیر اور بصُورتِ گدا ہے لیکن باطن میں بادشاہوں سے بہتر، سردارِ ہر دو سرا اور غنی بقُربِ خدا ہوتا ہے۔ جو شخص اِس مرتبے کو نہ پہنچے اور فقر کا دعویٰ کرے وُہ مُطلق جھُوٹا اور لاف زن ہے۔ فقر کا یہ مرتبۂ خاص طریقۂ قادری میں مِلتا ہے۔

ا حضرت سُلطان العارفینؒ جو کچھ اپنی تصانیف میں لِکھتے ہیں۔ وُہ آپ کے حالات (باقی اگلے صفحہ پر)

زیرِ پا میرے ہے دائم ہر مقام　　　کر لیا توحید کو میں نے تمام
کل و جز میرا ہے اور میں باخدا　　　آپ سے فانی ہوں دائم بالقا
باپ ہے آدم نبی ہے مصطفٰے　　　کیوں نہ ہوگا قرب مجھ کو باخدا

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طلب اور محبت میں ثابت قدم اور پائیدار رہتے ہیں۔ دُنیا اور اہلِ دُنیا ہمیشہ اس کی طلب میں مثلِ غلام فرماں بردار رہتے ہیں۔

میں نے کچھ دیکھا نہیں حق کے سوا　　　گو کرے مجھ پر کوئی جور و جفا

جو شخص معرفت ہدایت اور فقر کے خاص الخاص مرتبے پر پہنچ کر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت اور واقعات کا حقیقی نقشہ اور آئینہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آپؒ اکثر جگہ فرماتے ہیں۔ ؎ ایں قالِ من بر حالِ من، "وَکَفٰی عِلْمُہٗ بِحَالِی" یعنی میرا یہ قال میرے حال کے مطابق اور میرے اس قال کا شاہدِ حال وُہ ذاتِ پاک ذوالجلال کافی ہے۔ سو اِسی بیان کے مطابق آپؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اِس فقیر کو باطن میں اپنے حرمِ محترم کے اندر کمال شفقت اور رحمت سے لے گئے اور حضرت اُمّہات المومنین حضرت فاطمۃ الزہریٰ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہن نے اِس فقیر کو دُودھ پلایا۔ اور آں حضرت صلعم اور اُمّہات المومنین نے مجھے اپنے نوری حضوری فرزند کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ آپؒ نے رسالہ رُوحی شریف میں اس کا ذکر کیا ہے۔

پس فقیر تصورِ اسم اللہ ذات اور مرشدِ کامل کی توجہات سے زندہ نوری نوزائیدہ معصوم بچے کی طرح معنوی طور پر اِس عنصری جُثّے کے اندر تولد ہو جاتا ہے۔ ایسے پاک طفلِ معنوی کو مرشدِ کامل حضور سرورِ کائنات کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔ حضورؐ اسے اپنی نوری حضوری تربیت میں داخل فرماتے ہیں اور فقیر نوری حضوری فرزند کہلاتا ہے اور خاص الخاص سید بن جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہری جُثّے کے ساتھ فقیر لوگوں میں شامل ہوتا ہے لیکن باطن میں اس کا ایک معنوی غیبی نوری لطیفہ ہر وقت حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے اور اس کی وہاں دن رات بے واسطہ تعلیم تلقین اور باطنی تربیت ہوتی رہتی ہے۔ آخر میں جب یہ معنوی انسان کامل اور بالغ ہو جاتا ہے تو اُسے دیگر طالبوں کو زندہ کرنے اور تعلیم و تلقین اور ارشادِ بیعت کی اجازت ہو جاتی ہے اور مقامِ ارشاد میں پہنچ جاتا ہے۔